235

Naṣīḥatu'l-muslimīn
(controversy, in Urdu).

حزم علی
ḤAZAM ʿALI

1238 A.H.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ کیا شان ہے تیری کہ بغیر مدد دوسرے کی اتنے بڑے
آسمان اور زمین کو کس خوبصورتی کے ساتھہ پیدا کیا اور کسی نبی اور ولی کو
اپنے کارخانے مین کچھہ اختیار نہین دیا الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا
کہ تونے ہمکو قرآن اور حدیث سے اپنی توحید کو بوجھایا اور شرک کی
آفت سے کہ ایک عالم اوسمین پھنس رہا ہے تونے محض ہمکو اپنے کرم سے بچایا
اور جناب محمد علیہ الصلوٰة والسلام کی سیدھی راہ پر چلایا الٰہی درود
اور

2

اور رحمت بھیج ہمارے اس نبی مقبول پر کہ جو اوسکی راہ پر چلا اوسنے

اپنے واسطے دوزخ سے بناہ کی اور جو اپنے باپ دادا کی بری

راہ پر جہالت سے اڑ گیا اور اوسکی حدیث کو نمانا تو اوسنے

اپنی عاقبت تباہ کی اور رحمت بھیج اوسکے آل پاک پر جو تیرے

حکم کے تابعدار رہے ہین یہان تک کہ اپنی جان تیری راہ مین قربان کی

اور اوسکے نیک اصحاب پر جنہون نے شرک چھوڑ کر لا کہو خلقت مسلمان کی

بعد سب کے سنا جاتا ہے کہ اب ہندوستان مین عجب ایک بلا پھیل گئی ہے

کہ امت محمدیہ مین بہت لوگ شرکمین گرفتار ہین لیکن اکثر مسلمان بیچارے

بسبب بےعلمی اور ناواقفی کے لاچار ہین تو اسواسطے بندہ عاجز خرم علی کے

دلمین آیا کہ اس شرک کی برائی قرآن شریف سی ثابت کیجئے

اور ہر آیت کا ترجمہ ہندی زبان مین صاف صاف بیان کرئے

تا ہر ایک کو فائدہ عام ہو اور جو مسلمان بہائی کہ عربی

زبان نہین جانتی اسکو سمجہ کر شرک کی آفت سی بچین اور اپنی

پیغمبر کی راہ کو اختیار کرین اور جو لوک کہ اوسکو نہین سمجہین

اور نمانین تو اپنا سر کہا دین قبر مین آپہی معلوم ہو کا سن لکہیے

باری الحمد للہ کہ سن بارہ سو اڑتیس ہجری مین یہ رسالہ بن چکا

اور اسکا نام نصیحت المسلمین رکہا اور سب مطلب اسکا

پانچ فصلون مین لکہا فصل پہلی مین اسکا بیان ہی کہ شرک

3

کسکو کہتی ہین فصل دوسری مین شرک کرنیوالونکی حماقت کا

بیان ہی فصل تیسری مین اون چیزونکا بیان ہی کہ جو الله نے

اپنے تعظیم کی واسطے خاص کرلی ہین اور دوسریکو کرنا درست

نہین فصل چوتھی مین رسومات شرک کا ذکر ہے فصل پانچوین مین

شرک کی برائی اور شرک کرنی کی سزا کا بیان ہی الہی ہمپر اور

ہمارے بہائی مسلمانون پر ایسا کرم کر کہ ہر چیز کا مالک اور

مختار تجہی کو جانین اور اسی لئے تجکو سمجہکر سوای تیرے کسی سے

حاجتین نمانگین انّک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین

فصل پہلی مین اسکا بیان ہی کہ شرک کسکو کہتی ہین توحید بندی نباتین

ایک جاننی کو کہتی ہین اور شرک ساجھا کرنے کو کہتے ہین اوّل

مسلمان پر یہی فرض ہی کہ اللہ تعالی کی توحید کو جانے اور شرک سے

بچے توحید اسکا نام نہین کہ خدا کو زبان سے ایک کہے اور اسے بنے

حاجتون اور مرادون کے واسطے پیغمبر اور پیرونکی نذرین مانے

اسکا نام توشرک ہے بلکہ توحید کے یہہ معنے ہین کہ بس اللہ ہی کو ہر چیز کا مالک اور

مختار جانے اور یہ سمجھے کہ اوسکے سوا پیر ہون یا پیغمبر یا فرشتے

ہون یا شہید کسیکو کچھہ اختیار اوسکے کارخانے مین نہین سب اوسکے روبرو

عاجز و بے اختیار ہین اور شرک یہی اسکا نام نہین کہ اللہ کے

سوا آسمان اور زمین کا مالک کسی اور کو جانے یہ تو کوئی مشرک اور کافر

کافر بھی نہین کہتا ہی وہ بھی یہی کہتے ہین کہ ہر چیز کا پیدا کرنی والا
اللہ ہے بلکہ شرک کے یہ معنی ہین کہ اللہ نے جو اپنے واسطے کتنی چیزین
خاص کر لین ہین انمین کسی دوسرے کو بھی ملانا جیسے مینہ کا
برسانا رزق کا دینا بیمار کا اچھا کرنا آفتون بلاؤن سے بچانا
اولاد کا دینا غیب کی بات جاننا ہر جگہہ ہر حاضر و ناظر رہنا لوگون کی
مدد کرنا جلانا مارنا یہہ سب اللہ ہی کے اختیار مین ہے انمین کسی دوسرے کا
بھی اختیار سمجھنا بس یہی شرک ہی جسکے مٹانیکو واسطے قران شریف
اوترا اور پیغمبر خدا کافرونسی لڑی قران شریف مین ہزارون جگہہ
اسکا بیان ہی اگر سب آیتین لکھے تو کتاب بڑی ہو جاوے۔

اب تھوڑی اَیتیں بیان ہوتی ہیں ویسی سنا چاہئی قال اللہ تعالیٰ

قُل لا اَملِکُ لِنَفسِی نَفعاً وَّلا ضَرًّا اِلّا ما شاءَ اللہُ وَلَو

کُنتُ اَعلَمُ الغَیبَ لاستَکثَرتُ مِنَ الخَیرِ وَما مَسَّنِیَ السُّوءُ

اِن اَنا اِلّا نَذِیرٌ وَّبَشِیرٌ لِّقَومٍ یُّؤمِنُونَ اللہ تعالی فرماتا ہے

اپنے نبی سے کہ تو کہدے اے محمد کہ میں مالک نہیں

اپنی جان کے بھلے کا نہ برے کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر جانا کرتا میں

غیب کی بات تو بہت خوبیاں جمع کر لیتا اور مجکو برائی نہ پہنچتی

میرا کام سوا اسکے نہیں کہ عذاب سے ڈراتا ہوں اور ثوابکی

خوشی سناتا ہوں ایمان والی لوگوں کو فائدہ یہہ تو سب

یہہ آیت سورہ اعراف میں ہے
نواں پارہ تمامی کے پاس ہی
رکوع کا اخیر میں
سورت [illegible]

جانتے ہین کہ پیغمبر خدا کے برابر کوئی اللہ کا بندہ مقبول نہین
پہر جب خود انہین کو خود اپنی جان کے نفع اور ضرر کا کچہہ اختیار
نہین اور وہ بہی غیب کی بات نہین جانتے تو اور امام
اور پیر کس گنتی اور شمار مین ہین اس آیت سے صاف
معلوم ہوا کہ مدد چاہنا اور حاجتین مانگنا سوائے اللہ کے
کسی سے نچاہئے پیر ہون یا پیغمبر اولیا ہون یا شہید

سوال بعضے لوگ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے بہت چیزون کی خبر
دی ہے کہ آگے یون ہوگا اگر علم غیب اونکو نہتا تو خبر کیونکر دی
اور اولیا کا اسطرح حال ہے دیکہو فلانے بزرگ نے کہا تہا کہ ہم فلانے روز

مرین گے ویساہی ہوا اور کسی سی کہا تہا کہ تیرے چار بیٹے ہونگے

سو چار ہی ہوئے اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ اونکو اللہ کے بتانے سی معلوم

ہوا تہا اسکو علم غیب نہین کہتے ہین جسقدر اللہ نے جسکو بتلا دیا بس اوسی قدر

اوسکو حال معلوم ہوا زیادہ اوس سے ہرگز معلوم نہین مشہور ہے

کہ حضرت یعقوب حضرت یوسف کے غم مین رویا کرتے تہے معلوم نہ تہا کہ وے گئی

کہان ہین جب حضرت یوسف ع مصر کے بادشاہ ہوئے تب اونکو خبر معلوم ہوی

ہے اگر آگاہی جانتے تو کیون روتا اور کافرون نی حضرت عائشہ پر

تہمت باندہی تہی حضرت کو بہت رنج ہوا تہا جب بہت روزون

کے بعد خدا نے قران مین فرمایا کہ عائشہ پاک ہے کافر جہوٹے ہین تب حضرت کو

بہت رنج ہوا تہا جب بہت روز ونکی بعد خدا نی قرآن شریف مین

فرمایا کہ عایشہؓ پاک ہے کافر جہوٹے ہین تب حضرت کو خبر ہوی اگر اگلے سے

معلوم ہوتا تو غم کیون ہوتا پہر جب پیغمبرونکی یہہ حالت ہی تو بہلا اولیا کا

کیا رتبہ ہے ہر ایک خبر کا حال جاننا آدمی کا کام نہین یہہ اللہ کی شان ہے

اور یہہ جاننا چاہئی کہ ہماری پیغمبر کی دو کام ایک تو دنیا مین ہدایت

دوسری آخرت مین گنہگارونکی شفاعت سوا ان دونون مین بہی اللہ نی

حضرت کو بالکل اختیار نہین دیا قال اللہ تعالی اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اللہ تعالی فرماتا ہے

کہ اے محمدؐ تو ہدایت نہین کر سکتا جسکو دوست رکہے لیکن اللہ ہدایت

یہ آیت سورۂ قصص مین ہے بیسوان پارہ امّن خلق السموات کے نصف سے آگے

جسکو چاہتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے جو راہ پر آوینگے

فائدہ پس تو حضرت کا کام صرف حق بات کا بیان کر دینا تھا اور اگر ہدایت

اختیار مین ہوتی تو ابو جہل بھی مسلمان ہو جاتا قال اللہ تعالی مَن ذَا الَّذِی

یَشفَعُ عِندَہُ اِلَّا بِاِذنِہٖ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کون ایسا ہے کہ شفاعت کرے

اللہ کے پاس مگر اوسکے حکم سے فائدہ یعنے اللہ کا حال مثل

بادشاہ کے نہ سمجھا جائے کہ بادشاہ جسپر غصے ہوتا ہے تو امیر وزیر اوسکو

بخشا لیتے ہین اور ہرچند اوسکا جی نچاہے مگر اونکی خاطر کرتا ہے کیونکہ بادشاہ

جانتا ہے کہ اگر مین انکی خاطر نکرونگا تو امیر وزیر میرے ملک مین خلل ڈال

دینگے اور اللہ کو تو اپنے کام مین کسی دوسرے کی پروا نہین اوسکے

اوسکے روبرو کیا طاقت کسی پیغمبر یا ولی کو کہ بے حکم اوسکے کسیکی
شفاعت کرین ہمارے حضرت بھی جب اللہ کا حکم پاوینگے تب قیامت کے دن
شفاعت امت کی کرینگے **فائدہ** اللہ اکبر یہانسے اللہ کی
خداوندی اور جلال بوجھا جاتا ہے کہ کیسا مالک زبردست اور
بے پروا ہے کہ کسی فرشتے یا پیغمبر کو کسی چیز کا اختیار نہین دیا
ہر چیز اپنے اختیار مین بھی ہے بغیر حکم ممکن نہین کہ ایک بوند آسمان سے
گرے اس زمانیکے نادان لوگون نے ایسا اعتقاد بیجا انبیا اولیا کے ساتھ
ٹہرایا ہے کہ اللہ کی بڑائی اور مالکی جیسی چاہیے ویسی لوگونمین نہ رہی
دنیا کی بھی مرادین اونہین سے مانگتے ہین اور یہہ جانتے ہین کہ ہم

کہ ہم کتنے ہی گناہ کرینگے آخرت مین بہی وے سب بخشا لیونگے

اور حقیقت حال جو تہا سو معلوم ہوا کہ پیغمبر کو بہی خود اپنی جان کا کچہہ اختیار

اور وہ بہی بے حکم اللہ کے نہ بخشا سکینگے اگر لوگون سے سنا ہے کہ کہتے ہین

واقعی اللہ کے سوا کسیکو کچہہ اختیار نہین لیکن اولیا انبیا اللہ کے

مقبول بندے ہین جس خیر کی اللہ سے عرض کرتے ہین وہ قبول کرتا ہے

اوسکا جواب یہہ ہے کہ البتہ اونکی دعا اکثر قبول ہوتی ہے لیکن ہر دعا

انکی ہی قبول نہین ہوتی ہے حضرت نوح نے اپنی بیٹے کے واسطے دعا کی اور

حضرت ابراہیم نے اپنے باپکے واسطے دعا کی اور ہمارے حضرت نے

اپنے چچا کے واسطے دعا کی کسی کی دعا قبول نہوی اور حکم ہوا کہ جاہل

مت ہو اس مقدمے میں خلاف مرضی ہمارے دعا کرو اس سے

صاف معلوم ہوا کہ اونکی بہی دعا وہی قبول ہوئی ہے جو موافق مرضی

خدا کے ہے ہرچند کہ یہہ پاک لوگ ہیں مگر پہر بہی بندے ہیں کچہہ انکا اتنا

زور نہیں کہ جو چاہیں وہی ہو قال اللہ عزوجل وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا

سُبحانَہُ بَل عِبادٌ مُکرَمُونَ لَا یَسبِقُونَہُ بِالقَولِ وَہُم بِاَمرِہِ یَعمَلُونَ اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے اور کہتے ہیں اللہ نے کرلیا بیٹا وہ اس لائق نہیں لیکن وہ

بندے ہیں عزت والے اوس سے بڑہ کر بول نہیں سکتے اور وے

اوسکے حکم پر کام کرتے ہیں فائدہ کافر بعضے پیغمبروں اور فرشتوں

کو اللہ کا بیٹا کہتے تہے سو فرمایا بیٹے نہیں یہ سمجہو کہ وے بندے ہیں

[illegible]

مقبول اور عزت والے ہیں لیکن یہہ مقدور نہیں کہ بڑھ کر بول سکیں

بالغیر حکم کچھ بول سکیں یا کریں قال اللہ تعالی یعلم ما بین ایدیہم وما

خلفہم ولا یشفعون الا لمن ارتضی وہم من خشیتہ مشفقون اللہ تعالے

فرماتا ہے کہ اوسکو معلوم ہے جو اونکے آگے ہے اور جو

اونکے پیچہے اور وے سفارش اور شفاعت نہیں کرتے

مگر اوسکی جس سے اللہ راضی ہو اور وے اوسکے ہیبت سے

ڈرتے ہیں فائدہ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جو پیغمبر کی شفاعت کی

امید رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ پہلے اللہ کو راضی کرے

اور اللہ کی رضامندی بدون شرک چھوڑے ممکن نہیں قال اللہ تعالے

وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ

نَجْزِي الظَّالِمِينَ اللہ تعالی فرماتا ہے اور جو کوئی فرشتہ

یا نبی کہے کہ میری بندگی ہے اللہ کے نیچے یعنے اللہ کے بعد

میں لائق ہوں جیسے کہ ہوں سو اوسکو ہم بدلا دینگے دوزخ

ایسا ہم بدلا دیتے ہیں بے انصافوں کو فائدہ مسلمانوں خیال تو

کرو کہ قرآن شریف میں فرشتوں اور پیغمبروں کا یہ حال ہے کہ

اللہ سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور اوسکے جلال کے روبرو ڈرتے

ہیں بے مرضی خدا کے سفارش کسیکی نہیں کر سکتے اور اس زمانی کی جاہل

مسلمان اولیا و نبیوں کو مالک اور مختار جانکر انہی سے حاجتیں

اور مرادین اونسی مانگتی ہین اور اپنی پیرونکی شفاعت کی امید پر
خدا کے گناہونسے نہین ڈرتے اور بعضے مردود جاہل پیرزادے
کچھہ لیکر اپنے مریدونکے گناہ بھی بخش دیتے ہین اور معافی کی
سند بھی لکھہ دیتے ہین خدا لعنت کرے ان لوگون پر انہون نے
شیطان کے بھی کان کاٹے قال اللہ تعالی لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاءِ
لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ اللہ کا پکارنا سچ ہے اور جنکو پکارتے ہین اوسکے سوا
نہین پہنچتے اونکی کام پر کچھہ مگر جیسے کوئی پھیلا رہا ہے دونو ہاتھہ

طرف پانی کے کہ اپہونچ جاوے اُسکے منہہ تک اور وہ کبھی نہ پہنچیگا اور

جتنی پکار ہے منکروں کی سب گمراہی ہے فائدہ یعنی اگر پیاسا

دریا کے کنارے پر ہاتھہ پہیلا کے پانی کو پکارکے کہے پانی تو میرے

منہہ مین آجا تو وہ ہرگز نہ آسکیگا اسیطرح جو لوگ اللہ سوا اور لوگونکو

پکارتے ہین وے بہی مدد نہین کرسکتے ہین یعنے با اختیار مین

دونو برابر ہین جیسے پانی کو آپسے منہہ مین گہس جانے کی قدرت نہین

ویسی ہی اللہ کے سوا مدد کرنیکی کسیکو طاقت نہین سبحان اللہ

کیا کیا مثالین دیکر اپنے بندون کو سمجہاتا ہے اگر اسپر بہی کوئی

نہ سمجہے تو آدمی نہین جانور ہے قال اللہ تعالی وَاِنْ یَمْسَسْکَ اللہُ

بضر فلا کاشف له الا هو وان یمسسک بخیر فهو علی کل شیء قدیر
یہ آیت سورہ انعام مین ہے بیچ ساتوین پارہ واذا سمعوا کے ساتوین رکوع مین آ

وهو القاهر فوق عباده وهو الحکیم الخبیر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر

پہنچاوے تجکو اللہ کچھہ سختی پھر اوسکو کوئی نہ اوٹھاوے سوا اوسکے

اور اگر پہنچاوے تجکو بھلائی تو وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اوسیکا زور

پہنچتا ہے اپنے بندون پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار **فائدہ**

اللہ تعالے تو فرماتا ہے کہ میری تکلیف دی ہوئی کو کوئی

دور نہین کر سکتا اور اس زمانیکے نادان لوگ مشکل کے وقت

اللہ کو چھوڑکر اوسکے بندون سے مدد مانگتے ہین کوئی حاضری حضرت

عباس کی مانتا ہے کوئی توشہ شاہ عبدالحق کا کرتا ہے کوئی مالیدہ

شاہ مدار کا چڑہاتا ہے اتنا نہیں بوجہتے کہ یہہ اللہ کے
بندے ہیں انکا کیا مقدور کہ اونکی تکلیف دی ہوئی کو
اوٹھا دیں ہاں بعضے صاحب ایک دو فارسی کی کتاب پڑھ کر
اپنے کو بڑا قابل سمجھتے ہیں وے یوں تقریر کرتے ہیں کہ ہم انبیا اولیا سے
جو مدد چاہتے ہیں سو اس سبب سے کہ بغیر سیڑھی کے کوئی بھلا کوٹھے پر چڑھ سکتا ہے
یا بغیر وسیلے امیر وزیر کے کوئی بادشاہ تک پہنچتا ہے اوسکا یہہ جواب ہے
کہ واقعی بغیر سیڑھی کے کوٹھے پر چڑھنا ممکن نہیں اسی طرح بغیر حکم
ماننے رسول کے اللہ کا ملنا ممکن نہیں اور بھلا حکم رسول کا یہہ ہی ہے
کہ اللہ کے سوا کسی سے مدد نچاہو اور مرادیں نہ مانگو اب خیال تو کرو کہ

تمنے سیڑہی کو چہوڑ دیا یا ہمنے اور اللہ کو جو مثل بادشاہ کے سمجھے ہو

سو غلط ہے اسواسطے کہ بادشاہ ہر جگہہ سارے ملک میں پہنچ نہیں

سکتا ہے ہر کسیکا مطلب آپ سن نہیں سکتا سب ملک کا کام اکیلے

کر نہیں سکتا اس سبب سے وہ لوگون کو کام سپرد کرتا ہے اور صلاح لیتے ہیں

وزیر کا محتاج ہوتا ہے اور اللہ تو بڑی قدرت والا ہے اور صلاح لینے میں

کسیکا محتاج نہیں ہر جگہہ حاضر و ناظر ہر ایک کی بات سنتا ہے

دلونکی بہید تک جانتا ہے اوسکو کیا پروا کہ کسیکو اپنا کام سپرد

کرے یا کسی سے صلاح مشورہ لیوے اور یہہ کسی فرشتے یا پیغمبر کو

طاقت نہیں کہ بغیر حکم کچہہ بول سکین وہ مالک اکیلا ہے زبردست

بڑی شان والا نہ کوئی اوسکا وزیر ہے اور نہ کوئی اوسکا نایب

سبحان اللہ آپ ہی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اسواسطے سواے

اوسکی پکارنا کسی اور کو ممکن نہیں اسطرح رسول پکارے تو اوسکو

ظالم کہا یہ بڑی ظالم ہیں کہ جسپر بہی نہیں ڈرتے قال اللہ تعالی ولا تدع

من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک

اذا من الظالمین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مت پکار اللہ کے سوا

ایسے کو نہ بہلا کرے تیرا اور نہ برا پہر تو جو کریگا گنہگار ومن ہوگا

فائدہ جب حکم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو تو اس سے معلوم ہوا

کہ یہہ جو لوگوں کی عادت ہے اوٹہتے بیٹہتے قدم کے پہسلنے یا رسول اللہ

[illegible]

یا علی یا عبد القادر جیلانی یا مخدوم کہتے ہین اور اونکو پکارتے ہین

سو بیجا ہے اوسوقت مناسب ہے کہ یا اللہ کہین چنانچہ دوسرے

آیت مین حق تعالی فرماتا ہے الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا

وعلی جنوبہم یعنی مسلمان لوگ وے ہین کہ جو اللہ کو پکارتے ہین کہڑے

اور بیٹہے اور لیٹتے اور یہ کہین نہین فرمایا کہ مسلمان وے ہین کہ جو

اوٹہتے بیٹہتے یا محمد یا علی کہتے ہین مسلمانو ن کو لازم ہے

کہ جو اللہ رسول کا حکم ہو اوسی پر چلے اپنی طرف سے کچہہ نہ نکالے بہت خرابی

اسلام مین اسی سے پڑگئی ہے کہ یہہ لوگ اللہ رسول کا حکم تو نہین

دریافت کرتے ہین اپنی عقل ناقص پر چلتے ہین قال اللہ تعالی

[illegible]

13

یہہ آیت سورہ جن مین ہے انتیسوان پارہ ۱۲

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سجدے

کرنا اللہ کو لائق ہین سو نہ پکارو اللہ کے ساتھہ کسی اور کو فائدہ یہان سے

معلوم ہوا کہ یہہ لوگ جو لڑکونکی بیماری مین یا اور کسی سخت مصیبتون مین

کہنے لگتے ہین کہ یا اللہ یا حسین خبر لیجیو سو نہین درست ہے یہ وقت مدد مانگنے

کا ہے صرف اللہ سے دعا کیا جائے کیا تیرے اللہ سے کچھہ کام نہین ہو سکتا ہے

جو کوئی دوسرا بہی درکار ہو کیا بری عادت ہو گئی ہے کہ اللہ کے

ساتھہ رکے ساتھہ بندون کو بہی ملا دیتے ہین کہ کوئی کہتا ہے اللہ رسول

تمہارا بہلا کرین کوئی کہتا ہے اللہ مدار تیری مدد پر رہین مثلاً کہ کوئی شخص

تمہاری تعظیم کرکے تمکو مسند پر بٹہائے اور اوسی جگہہ تمہاری غلام کو

ہی بتہاسے بہلا تم خوش ہو کہ اگر کچہہ عقل ہے تو اسکا مطلب سمجہو

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا سَئَلْتَ فَسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ

فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ فرمایا رسول اللہ نے کہ جب تو کچہہ مانگا چاہے تو اللہ سے

مانگ اور جب تجہے مدد مانگا چاہے تو اللہ سے مدد مانگ اور یہہ حضرت نے

کہیں نہین فرمایا کہ مین بڑا مقبول بندہ اللہ کا ہون اور تمہارا نبی ہون

مجہسے ہی مدد مانگا کیجیو بعضی شخص اس مقام مین شبہہ کرتے ہین کہ اگر

خدا کے سوا کسی سے مدد چاہنا درست نہین تو چاہئے کہ حاکم سے فریاد کرنا

حکیم سے علاج کروانا نوکر یا غلام سے پانی مانگنا ہاتہہ مین لاٹہی کہنا

ہی درست نہین ہوتا اسواسطے کہ ان کامون سے ہی سوای خدا کے

[illegible]

اور جن چیزون سی مدد چاہتا ہے اوسکا جواب یہہ ہے کہ حق تعالی نے

ان چیزون کو انہین کامونکی واسطی سبب مقرر کیا ہے پانی پینے کے

واسطے پیدا کیا ہے اور دوائیان بیماریکی واسطے مگر مدار اسکا اوسکو

اسواسطے نہین پیدا کیا کہ لوگون کو رزق اور بیٹے دیا کرین اور

انبیا اولیا سب ان کامون کو کرتے تہے یعنی لاٹہی ہاتہہ مین رکہتے

تہے اور علاج بہی کرتے تہی اور حق تعالی نے ہمکو بہی ان کامون سے نہین منع فرمایا

غرض کہ استعانت اور مدد مانگنا اوسی طرحکا منع ہے کہ جسمین شرک

لازم آوی اور نوبت نذر نیاز کرنی اور منت ماننے کی پہنچے قال اللہ تعالی

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ

[illegible]

اللہ تعالی فرماتا ہے اور ٹہراتے ہیں اونکو جنکی خبر نہیں رکہتے ہیں ایک حصہ

ہماری دی روزی میں سے قسم اللہ کی تم سے پوچہنا ہے جو جہوٹہہ

باندہتے تہے فائدہ یہ اونکو فرمایا جو اپنی کہیت سوداگری میں جانوروں میں

اللہ کے سوا کسی کی نذر نیاز ٹہراتے تہے جیسے اگلے لوگ تہے ویسے

اب ہی ہیں جانوروں میں حصہ جیسے سید احمد کبیر کی گائے شیخ سدو کا

بکرا شاہ مدار کی مرغی اور کہیت اور سوداگری میں سے ہی جیسی شاہ عبد الحق کی توشہ

القادر جیلانی کی اور شاہ مدار کی لگاتے ہیں اور جیسا امام ضامن کا

بازو پر باندہتے ہیں سو فرمایا یہ سب اللہ کا مال اس میں کسی دوسرے کا

حق نہیں اوسکے بدون حکم کسیکا حصہ اپنی طرف سے نہ ٹہرا وہاں یہ البتہ

درست ہے کہ اسکو اللہ کی نذر کرے اوسکا ثواب جب تمکو ملنا سو اونکی

روح کو بخش دو ولیکن نام ٹہرا دینا کہ یہہ چیز فلانے بزرگ کی ہے

یہی منع ہے **فصل دوسری مین شرک کرنے والون کا بیان ہے**

قَالَ اللہُ تعالی وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ لَا یَخْلُقُوْنَ

شَیْئًا وَّہُمْ یُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ

اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ حق تعالی فرماتا ہے اور جنکو پکارتے ہین اللہ کے

سوا کچھہ پیدا نہین کرتے اور خود آپ پیدا کئے جاتے ہین مردے ہین

جنمین جی نہین اور اونکو خبر نہین کہ کب قبرونمین سے

اوٹہائے جاوینگے **فائدہ** اس مقام مین حقتعالی مشرکون کی حماقت

اور نادانی بیان کرتا ہے یعنی مدد مانگنی اور پکارنے کا لائق

تو وہ شخص ہے کہ جسنے کچھہ پیدا کیا ہو اور زندہ بہی ہو مشترک

ایسے احمق ہین اونکو پکارتے ہین جو مرگئے ہین جنہین جی نہین اور

کسی کو پیدا نہ کیا کرینگے خود آپ پیدا کئے گئے ہین اسطرح

ہمارے زمانیکے جاہل مسلمان مردے بزرگون سی حاجتین

مانگتی ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ وی خود اپنے جینی مرنے مین کسی کے اور پکا

محتاج تہے وی دوسرونکی کیا مدد کرینگے مثل ہے پیر آپہی کو

درماندہ شفاعت کسکی بعضی جاہل جواب کو قابل سمجھتے ہین

یون کہتے ہین کہ پیغمبر خدا کے وقت مین عرب کے کافر بت پوجتے تہے

16

اور اون سے مدد چاہتے تہے سو اللہ نے قرآن شریف مین بتون کے

مدد مانگنے سی البتہ منع فرمایا ہے اور کچہہ اولیا انبیا کے مدد مانگنے سے

نہین منع کیا اسکا جواب یہ ہے کہ حق تعالی نے جہان شرک سے منع کیا ہے

لفظ من دون اللہ کی فرمائی ہے یعنے اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو

اور کسیکو نہ پوجو بس اسمین تو سبہی اگئی بت بہی اور اولیا

انبیا بہی اور یہہ کسی آیت مین نہین فرمایا ہے کہ تم اپنی حاجتین بتون سے

تو نہ مانگو لیکن میرے پیغمبر پیغمبرون سے مانگو بلکہ اپنی ذات پاک کے سوا

کوئی ہو سب سے منع فرمایا ہے اور مدد تو اوس سے مانگی جسکو کچہہ اختیار

بہی ہو اور حق تعالی نے صاف پہلے آیت مین فرماچکا کہ پیغمبر تک کو

اپنی جان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا رسالدار رسالے کا جو کہ لوگون پوچھی اللہ کے روبرو

عاجز ہوتے ہیں سب ہم اور ولی اور نبی سب برابر ہیں لیکن رتبہ میں بڑا فرق ہے

وی بندی مقبول ہیں ہم گنہگار ہمارے نبی سردار اور ہم اونکے امت

تابعدار جس طرح ادنی سپاہی اور رسالدار بادشاہ کے نوکر ہیں

دونو برابر مگر رتبے میں زمین اور آسمان کا فرق قال اللہ تعالی

اَفَحَسِبَ الَّذِینَ کَفَرُوا اَن یَتَّخِذُوا عِبَادِی مِن دُونِی اَولِیَاءَ اِنَّا

اَعتَدنَا جَہَنَّمَ لِلکَافِرِینَ نُزُلًا حق تعالی فرماتا ہے کہ اب کیا سمجھے ہیں منکر کہ

ٹھہراوین میرے بندون کو میری سوا حمایتی ہم رکھی منکرون کی مہمانی فائدہ

حضرت کے وقت میں کافر دو قسم کے تھے بہت اونمین سے بتون کو پوجتی تھے

اور بعضے کافر پیغمبروں کی روح کو جیسے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت عزیر
کی روح کو پوجتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں سو اللہ دونوں کو
کافر کہا اور اس آیت میں اونکو غصّے سے کہا کہ یہ لوگ بڑے احمق
ہیں کہ میرے بندونکو میرے سوا اپنا حمایتی ٹہراتے ہیں یعنی اولیا اور
پیغمبر ہر چند کہ پاک لوگ ہیں لیکن آخر میرے غلام اور میرے بندے
ہیں میرے ہوتے اونسے حمایت چاہنا کب لایق ہے بھلا
وہیان نوکر و میان کے ہوتے میان کی خبر کو اوسکے غلام سے مانگنا
کیسی بڑی نادانی ہے لیکن یہ جاننا چاہیئے کہ اولیا انبیا کو ایکطرحسے
وسیلہ پکڑنا درست ہے یہ کہ خدا کی جناب میں یوں عرض کرے

کہ الٰہی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طفیل سی یا علی مرتضےٰ

کی تصدق سے میری فلانی حاجت روا کر سواے اسطرح کہ

ہرگز درست نہین قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الناس ضرب مثل

فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا

ولو اجتمعوا لہ وان یسلبہم الذباب شیئا لا یستنقذوہ

منہ ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ

لقوی عزیز حق تعالیٰ فرماتا ہے لوگو ایک مثل کہی جاتی ہی اسکو

سنو جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا ہرگز نہ بنا سکین ایک مکھی اگرچہ

سارے جمع ہون اور اگر کچھ چھین لے اونسی مکھی تو چھوڑا نہ سکین او سے

[illegible]

دونوکم زور ہین مانگنے والا بہی اور جسّے مانگا لوگون نے

اللہ کی قدر نہین سمجھی جیسی اوسکی قدر ہے بیشک

اللہ زور آور ہے زبردست فایدہ یعنے جو لوگ اللہ کے

سوا اونسے یا پیرون سے مرادین مانگتی ہین افسوس ہے

کہ وے اللہ کی قدر جیسی چاہیے ویسی دلوں نہین سمجھے

اگر سمجھے ہوتے تو اللہ سے زبردست جہان کے پیدا کرنے والے کو

ان بیچارے بیمقدوروں سے کہ جن سے ایک مکھی تک نہین بن سکتی

ہے کاہیکو حاجتین مانگتے خاک پڑے اوسکے بوجھ پر جو بادشاہ کے

روبرو فقیر سی بھیک مانگی قال اللہ تعالی وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِینَ یَدْعُونَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُرَکَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ہُمْ اِلَّا

یَخْرُصُوْنَ ط فرمایا اللہ صاحب نے اَور یہ جو پڑے ہین شریک پکارنے

والا اللہ کے سوا کچھہ نہین مگر پیچھے پڑے ہین خیال کے اَور کچھہ مگر اٹکلین

دوڑاتے ہین فائدہ یعنی جو شخص اللہ کے سوا اونکو مدد کے واسطے پکارتے

ہین بالکل عقل سے خالی ہین سب پوجنے والا یہ نہین سب سمجھے

ہین کہ یہ تو بہتر ہین ہم جو انکی آگے کانڈنا ہین حاجتین طلب کرتا ہین

یہ کیونکر سنینگے خود آپ تو جگہہ سے ہل سکتے ہین ہماری کیا مدد

کرینگے اسیطرح جاہل مسلمانون کو خبط ہو گیا ہے کہ بزرگون کی

قبرین پوجنے لگین ہین اَور یہ سمجھے ہین کہ اولیا انبیا خدا کا کارخانے

19

مختار ہین جسکو جو چاہتی ہین سو دیتے ہین یہ نہین سمجھے کہ وی بندے

خود آپ ہر چیز مین اللہ کے محتاج ہین وہ کہانسی مختار ہوگئے اور اسی طور

بعضے مرد اور عورت جن پری اپنے خیال سے تراشتے ہین نام

رکہا ہے دریا پری آسمان پری شاہ پری کوئی ان احمقون سے پوچہے

ان کے نمی کیا اونکو آنکہہ سی دیکہا ہے یا خدا رسول نے بتلایا ہے تم اونکو کہانسے

سمجہے جو اونکو پوجنے لگے یہانسی کوئی وجود جنون کا انکار نہ سمجہے

کیونکہ وجود جنون کا تو قرآن شریف سی ثابت ہے لیکن شاہ پری

آسمان پری اپنی طرف سی جو نام ٹہرالئے ہین اور انکی منت مانتے

ہین اسمین کفٹگو ہے اور اسطرحسے ہندو اور جاہل مسلمانونکی عورتین

اور بعضے جاہل مسلمان جوروکے غلام ہیں چیچک کے مرض میں خود بھی

بہت بوجتے ہیں اور اون کو بھی بکاتے ہیں اور اگر ایسا ہو اگر تا کہ مسلمانون

کے لڑکے چیچک میں مرجایا کرتے اور ہندو کے جیتے رہتے

تو شاید کوئی مسلمان لڑکے والا بہت بوجتے سے باقی

نرہتا یہ نہیں سمجھتے کہ جیسے گرمی کی بیماریان اور ہین ویسے

چیچک بھی ہے اس سے اور مرد اردہی بہوانی سے

کیا علاقہ عرض کہ سچ فرمایا ہے اللہ نے جو لوگ شرک کرتے ہین

بڑے گدے ہوتے ہین صرف اپنے وہم اور خیال پر چلتے

ہین نہ کوئی اونکے پاس دلیل اور نکوئی سند فی التحقیق اگر

احمق نہ ہوتے تو اللہ سے مالک کو چھوڑ کر کیون ادہر اودہر
بہٹکتے قال اللہ تعالی قل ارایتم ما تدعون من دون اللہ ارونی
ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرک فی السموات ائتونی بکتاب
من قبل ہذا او اثارۃ من علم ان کنتم صادقین کہا اللہ
صاحب نے کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منکرون
سے بہلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوا دکہاؤ تو مجکو انہون نے
کیا پیدا کیا ہے زمین مین یا اونکا کچھ ساجہا ہے آسمانون مین لاؤ
میرے پاس کوئی اس قران سے پہلے کی کتاب یا کوئی علم چلا آتا
اگر تم سچے ہو فائدہ جیسا اون لوگون سے یہ پوچہا گیا تہا ویسا ہی

اس زمانہ کے لوگون سے پوچھا چاہیئے کہ عقل کے نزدیک تو

مانگنے اوسے جسکی ظاہر مین کچھ قدرت بھی نمود ہو تم جو امام

اور پیرون سے مرادین مانگتے ہو کیا سمجھکر بھلا بتاؤ کہ حضرت

عباسؑ نے کونسا آسمان پیدا کیا اور عبدالقادر جیلانی نے کونسا

دریا بہا دیا اور سید سالار نے کونسی مکھی بنائی اور شاہ مدار نے

کونسی چونٹی پیدا کی اور اگر اونسے کچھ نہین بن سکا تو پھر تم کیون

گمراہ ہوئے اور کیون اونسے مرادین مانگنے لگے اور قرآن شریف

سے زیادہ کون کتاب ہے جسپر تم چلتے ہو یا اون بزرگون نے

تم سے کہدیا ہے کہ ہم بڑی قدرت والے ہین ہمسے اپنی حاجتین

۲۱

مانگا کیجیو آور ہمارے جہنڈے پے نشان جڑنا یا کرنا خدا کے واسطے

ذرا تو انکہیں کہولو ہوش سنبہالو تمہارے پاس اسبر کون ویل و سند ہے

بہت نادان ایسا کلام سنکے کہتے ہین کہ ہم جو اسنے

پیرون سے مانگتے ہین سو مراد ہماری بر آنی ہے دیکہو فلانے دفعہ

ہمنے شاہ مدار سے بیٹا مانگا تہا سو ہمکو ملا اور ایکبار ناؤ

ڈوبنے لگی ہمنے سید سالار کو پکارا انہونے بچالیا تو ایسی

باتون سے ہمکو معلوم ہوا کہ اونکو بڑی قدرت ہے اوسکا جواب یہ ہے

کہ جیسے تم کہتے ہو ویسے ہندو بہی کہتے ہین کہ جو مراد ہم دیبی

بہوانی سے مانگتے ہین سو وہ ہمکو ملتی ہے تو جاہئے کہ اونکو

ہی پوچھو کہ جیسے تمہارے پیرون کو قدرت ہے ویسی بتون کو بہی ہے

الہی توبہ کیسا شیطان نے گمراہ کیا ہے کہ اصل بات مطلق نہیں سمجھے

بلکہ اسکی مثال اسطرح ہے کہ جیسے ایک شخص کا چھوٹا لڑکا دودھ پینے کے

سبب اپنی دایہ سی ہل گیا ہے مٹھائی اور جس چیز کو کہ لڑکا کا

جی چاہتا ہی وہ اپنی دایہ سی کہتا ہی اور باپ جانتا ہے

کہ دایہ ہر چیز کو کہانسی دی سکتی ہی سو وہ آپ اوسکو لیدیتا ہے

یہہ لڑکا نا سمجھ جانتا ہے کہ یہ چیز مجکو میری دایہ نے دی پس اسیطرح

اللہ کو تو اپنی بندون پر باپ سے بہی زیادہ رحم ہی اور اونکی حاجتین

خوب جانتا ہی سو اپنی کرم سی برلاتا ہی ہندو کم بخت اسکو بتون سے

سے سمجھے ہین اور جاہل مسلمان اپنے پیرونسی لیکن منصفی کی
بات یہ ہے کہ جسکا کہا ہے اوسکا قال اللہ تعالی ومن اضل ممن یدعوا
من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وہم عن دعائہم
غافلون واذا حشر الناس کانوا لہم اعداء وکانوا بعبادتہم کافرین
حق تعالی فرماتا ہے کہ اوس سا گمراہ کون ہے جو پکارے اللہ کے سوا ایسے کو
کہ نہ پہونچے اوسکے پکار کو دن قیامت تک اور اونکو خبر نہین اونکے
پکارنیکی اور جب قیامت کو لوگ جمع کیے جاوینگے تو وہ
ہوینگے اونکے دشمن اور ہوینگے اونکے پوجنے سے منکر فائدہ
یعنی اللہ کے سوا کسی کو کچھہ اختیار تو نہین ہے سو جو کوئی کہ ہون :

یا بزرگوں سے مدد چاہتے ہیں اگر قیامت تک پکاریں کہ اونسے

کچھہ نہو سکیگا اور مدد تو وہ شخص کرے جسکو کچھہ انکی حال کی

خبر بہی ہو سو اللہ نے فرمادیا کہ اونکو ان لوگوں کے پکارنے کی خبر

بہی نہیں ہوتی ہے کہ ہمکو کون پکارتا ہے یعنی غیب کی بات

جاننا اور ہر جگہہ حاضر ناظر رہنا یہ اللہ ہی کی شان ہے بندے

ہر چند کہ پیغمبر ہوں مگر بے اللہ کے بتائے کیا جانیں عجب لوگ

نادان ہیں کہ کوسوں اور منزلوں سی بزرگوں کو پکارتے ہیں کہ

یا حضرت فلانی مدد ہماری کرو یہ نہیں سمجھتے کہ وے اتنے دور سے

کیونکر سنیں گے کیا وے سب عالم میں گشت کرتے پہرتے ہیں یا معاذ اللہ

خدا ہیں جو سارے جہان میں حاضر و ناظر رہتے ہیں زندگی

میں تو دور کی بات سنتے نہ تھے اب مرنے کے بعد خوب سننے لگے

اور عجب بات یہ ہے کہ قیامت کو لوگ جن جن کو دنیا میں اللہ کے

سوا پکارا کرتے تھے اور نذریں نیاز مانا کرتے تھے اونکی پاس جاوینگے

حق تعالی فرماتا ہے کہ وے اونسے غصے ہوئنگے اور کہینگے کہ تم جھوٹے ہو

ہمنے تمسے کب کہا تھا کہ تم اپنی مرادیں ہمسے مانگا کیجیو بھلا بتاؤ کہ

یہ ہمنے کس کتاب میں لکھہ دیا تھا ہمارا کیا مقدور کہ جو ہم اللہ کے

کار میں دخل کرتے ہماری بلا سے جیسا کیا ویسا بھگتو بعضے نادان

جب یہ سنتے ہیں کہ سوای اللہ کے کسی نبی ولی کو قدرت حاجت

بزرگانی کی نہین ہے تو کہتے ہین کہ یہ لوگ بزرگون سی با اعتقاد
ہین اوسکا جواب یہہ ہے کہ معاذ اللہ ہم اونسے با اعتقاد
نہین ہین اپنا جانتے ہین کہ وہ مقبول بندے ہین اونکو بہی مرتبہ
اللہ کی غلامی اور تابعداری مین ملی لیکن ہان تمہاری طرح
خدا کا کام مین اونکو مختار نہین جانتے ہین اور ٹہیک بات
یہ ہے کہ جو جسکے ساتہہ محبت اور اعتقاد رکہتا ہے تو اوسکا طریق
اختیار کرتا ہی اگر تمکو اولیا انبیا کے ساتہہ سچا اعتقاد ہوتا تو تم اونکی
فرمانبرداری پر چلتے اور اپنی طرف سے بدون حکم اونکی کچہہ ایجاد نکرتے
سب جاہلون کا یہ معمول ہے کہ جب کچہہ جواب نہین بنتا ہے

24

آور تقریر مین بند ہو تے ہین تو عاجز ہو کر آخر کو یون جواب دیتے

ہین کہ یہہ جو تم کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی پیغمبر سے مراد مانگنا

درست نہین یہ بات تو نئی ہے ہمنے اپنے باپ دادے سے

کبھی نہین سنی کیا آگے عالم فاضل نہ تھے اب ایک تم نئے پیدا ہوئے ہو

اوسکا یہ جواب ہے کہ ہم اس مقدمے مین قرآن شریف کی آیتین

بیان کرتے ہین آور قرآن کو حضرت پر اوترے بارہ سو برس

گذرے ہین آور جن امام آور پیرون سے کہ تم مرادین مانگتے ہو وے

بعد پیغمبر کے پیدا ہوے ہین ذرا غصے کو تھو کو منصفی کرو کہ اب تمہاری بات

نئی ہے یا ہماری آور ہر زمانے کے عالم فاضل کتابون مین برائی

لکہے ہین آج تک کسی عالم دیندار نے نہین کہا ہے کہ سوا ے

اللہ کے کسی اولیا انبیا سے بہی مرادین مانگنا درست ہی اور نہ

کوئی عالم قران کا واقف یہ کبہی کہیگا اور اگر تمکو ہماری کہنے مین

کچہہ شبہہ ہو تو کسی اور فاضل سی ان آیتونکے معنے پوچہو

دیکہو تو یہی مطلب بیان کرتا ہے یا کچہہ اور شیعہ اور اہل سنت

اسبات مین سب موافق ہین شرک مین کسی کو اختلاف نہین

ہی اور تم اپنی باپ دادا سی کیا سنتے جیسے تم جاہل ہو اور

قران حدیث کے معنے نہین جانتے ہو ویسے ہی وہ بہی ہونگے

بہلا اندہا بہی کہین اندہی کو راہ بتلاتا ہی اور صاف صاف تو یہہ ہے

28

کہ ہم ایمان محمدؐ کا لائی ہین کچھہ باپ دادیکا ایمان نہین لائے

نہین لائے ہین جو انکی ہر بات کو مانین اگر باپ دادیکا طریق

موافق پیغمبرکے ہی تو ہم اونکے تابع ہین اَور نہین تو ہم محمد کی راہ پر

چلینگے جسکا طریق سب طریقوںسے بہتر ہے بھلا ہم تمسے پوچھتے ہین

کہ اگر تمہاری باپ دادے مفلس ہون روٹی کو محتاج اَور تمکو

خدا اپنی کرم سے مال و دولت دے تو تم اوس مال کو رکھوگے یا پھینک دوگے

کہ ہمارے باپ دادیکے پاس تو مال نہتا ہمکو بہی لینا نچاہئے سبحان اللہ

دین کی قبول کرنے مین تو باپ دادے یاد آئی ہین اَور مال لینے کو

طیار اَور عجب اتفاق ہی کہ جیسے اگلے جاہل مسلمان باپ دادیکی

رسم اور عادت کو دلیل پکڑتے ہین اور منع کرنے والی لوگون کو

جواب دیتے ہین ویسے ہی مکا کا فر پیغمبر خدا کو جواب دیتے تھے

چنانچہ اوسکا بیان اس آیت مین ہے قال اللہ تعالی وَاِذَا

قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ

مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ

شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ط حق تعالی فرماتا ہی اور جب

اون کافرون سے کہئے چلو اوسپر جو اوتارا اللہ نے کہین نہین

ہم چلین گے اوسپر جسپر دیکہا اپنی باپ دادا کو اور بہلا اگرچہ

اونکی باپ دادی نہ عقل رکہتے ہون کچہ نہ راہ کی خبر تو بہی

یہ آیت سورہ بقرہ مین ہے دوسرا پارہ
[illegible] یا ایہا الناس [illegible] رکوع

فائدہ یعنے باپ دادے کی تابعداری وہیں تک بہتر ہے کہ جسمیں

جہالت نہیں ہی اور جب معلوم ہوا کہ اونکی رسم سراسر خلاف حکم

خدا کا ہی پہر اوسپر ہرگز نہ چلا چاہئی کیا غضب کی بات ہے کلمہ تو محمد کا

پڑہیں اور راہ شیخ سدو کی چلیں قال اللہ تعالی وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ

وَحْدَہُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ

وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ

حق تعالی فرماتا ہی اور جب نام لیجے اللہ کا نراک جاویں دل

اونکی جو یقین نہیں رکہتے آخرت کا اور جب نام لیجے اوسکے سوا

اوروں کا پہر تو وہ خوش ہو جاتے ہیں فائدہ افسوس ہے کہ ابکے

جاہل مسلمانون کی بہی اگلے کافرون کی سی حالت و عادت ہوگئی ہے

کہ صرف اللہ کے ذکر سی یہ بہی خوش نہین ہوتے ہین یعنی جب اونسے

کہیے کہ سوای اللہ کے کسیکو کچہہ اختیار نہین اور کسی کی نذر و

نیاز منت ماننا درست نہین تو منہہ بگاڑ کر سن ہو جاتے ہین اور جب

خدا کے سوا مدار سالار کے جہنڈی نشان کا ذکر ہو تب راضی ہوتے ہین

بعضے ناواقف قرآن کے کہتے ہین کہ انبیا اولیا خود مالک مستقل تو

نہین لیکن انکی منت مانگ نذر نیاز کرنا اور حاجتین مانگنا درست

نہین اس نسبت سی کہ یہ اللہ کے حکم سی حاجت روای عالم کی کرتے ہین

درست ہی اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر تم سچے ہو تو اسباتکو کسی آیت

یا کسی حدیث صحیح سی ثابت کرو کہ انبیا اولیا کو میں نی اپنی طرف سی مختار

کر دیا ہے میرے حکم سے پانی برساتے ہیں اولاد دیتے ہیں بیماروں کو

اچھا کرتے ہیں انکی منت مان کر نذر نیاز لوگ کیا کریں اور اگر یہ قرآن

حدیث میں نہیں ہے اپنی طرف سی کہتے ہو تو بہت برا کرتے ہو

مسلمان کو لازم نہیں کہ دین میں اپنی عقل ناقص کو دخل دیے

ہاں یہ البتہ حق تعالی نی فرمایا ہی کہ فرشتے اکثر کاموں پر داروغہ ہیں

لیکن یہ اختیار انکو بھی نہیں کہ جو چاہیں سو کریں ہر ہر کام پر جیسا حکم ہوتا ہے

حکم ہوتا ہی ویسا کرتے ہیں اب کوئی شخص فرشتوں کو داروغہ جانکر

کچھ مانگی تو اوسکی نادانی ہی کیونکہ وی تو محض بے اختیار ہیں حکم کی تابعدار

اور یہہ جانا جاتا ہے کہ حضرت کے وقت کے مشرک بھی یہہ نہین کہتے تھے

کہ بت اللہ کے برابر ہین وہ بھی یہی کہتے تھے کہ سب کا مالک اللہ

ہی ہے لیکن بت ہمارے سفارشی ہین اوسکے حکم سی ہماری

حاجت روائی کرتے ہین چنانچہ اس آیت مین مذکور ہے

قال اللہ تعالی اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا

مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَاۗءَ مَا نَعْبُدُہُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی حق تعالی

فرماتا ہے اللہ ہی کو ہے بندگی نری اور جنہون نے پکڑے ہین

اوس سے نیچے حمایتی کہتے ہین کہ ہم اونکو پوجتے ہین اسواسطے

کہ ہمکو پہنچا وین اللہ کی طرف پاس کے درجی اور اسیطرح دوسری

[illegible]

آیت قال اللہ تعالی ویعبدون من دون اللہ مالا یضرہم ولا
ینفعہم ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ
بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ وتعالی عما یشرکون

حق تعالی فرماتا ہی اور پوجتے ہین اللہ سی نیچے جو برا نکرین انکا نہ بھلا
اور کہتی ہین یہ ہماری سفارشی ہین اللہ کے پاس تو کہہ ای محمد تم اللہ کو
بتلاتے ہو جو اوسکو معلوم نہین کہین آسمانون مین نہ زمین مین وہ
پاک ہی اور بہت دور ہی اس سی جو شرک کرتے ہین **فائدہ**
ان دو آیتون سی صاف معلوم ہوا کہ عرب کے کافر بتون کو اللہ کے
برابر نہین کہتی تہی لیکن کار بندی مختار جانکر اونکی نذر نیاز کرتے تہی

سو خدا نی اوسکو ہی شرک فرمایا سبحان اللہ جس شرک کے مٹانی کے

واسطی قرآن شریف اوترا اور پیغمبر خدا کافروں سی لڑی سبحان اللہ

وہی شرک ابکی جاہل مسلمان بہی کرنی لگی فرق اتنا ہی کہ وی کافر

بتوں سی حاجتیں مانگتی تہی اور ابکی لوگ بتوں سی تو نہیں مانگتی

ہیں لیکن پیروں سی مانگتے اوسکی وہی مثل ہے کہ گاے دونو طرح مری

قسائی سے بچی تو شیر کے بارے پڑی جیسے کافر کہتے تہے کہ سب کا مالک

اللہ ہے پہر اوسکو چہوڑکر اوروں سے مدد چاہتے رہے ویسے یہ لوگ بہی

ہیں

غرض کہ شیطان دشمن جانی ہے انسان کا وہ بہلا ہرگز نہیں چاہتا ہے

کہ آدمی اللہ تک پہونچے کسیکو بت کے پاس اٹکاتا ہے اور کسی کو

ہیں کہ پاس اصل مطلب سے دونو دور پڑے قال اللہ تعالیٰ ضرب اللہ

مثلاً رجلاً فیہ شرکاء متشاکسون و رجلاً سلماً لرجلٍ ھل یستویان

مثلاً الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون حق تعالیٰ فرماتا ہی اللہ نی بتائی

ایک مثل ایک شخص ہے کہ اوسمین کئی شریک ہین ضدی اور ایک

شخص پورا ہی ایک شخص کا بھلا کیا برابر ہے دونونکی مثل ؟

سب خوبی اللہ کو ہی پر بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے فائدہ یعنی جو شخص

کسی کا غلام ہو کوئی اوسکی پوری خبرگیری نہ کری اور اگر وہ غلام

کسی سی کچھ مانگی تو ایک دوسری پر ٹالے کہ اوروں سے بہی مانگ

کیا تو نرا ہمارا ہی غلام ہی اور جو ایک شخص ایک کا غلام ہو تو وہ

اوسکو اپنا سمجھے اور پوری خبرگیری کرے کیونکہ مالک جانتا ہے کہ

سواے میری اوسکا اور کون ہے یہ اللہ نے مثال فرمائی اوسکی

جو صرف اللہ ہی کو اپنا مالک جانے اور سوای اوسکی کسی سی مدد نہ مانگے

اور جو شخص کئی سی امید رکھی فی الحقیقت شرک والا کو بڑی مصیبت ہے

اوسکا دل ہر طرف کو بٹا ہی کبھی شاہ مدار سی کہتا ہے کبھی سید سالار

التجا کرتا ہی کبھی حضرت عباس کے آگے ناک رگڑتا ہی کبھی کہتا ہی کہ

سید عبد القادر جیلانی بڑی پیر ہین لاو اونکی منت مانون شاید

وہی مجھپر کرم کرین اور جو صرف اللہ ہی سی امید رکھتا ہی بڑی چین اور

بڑی آرام مین ہے اوسنے بڑی ایک مالک کا دروازہ پکڑ لیا ہے

30

کیونکہ وہ خوب جانتا ہی کہ نبی ولی سب اوسکی بندے ہین کسیکو

کچھہ اختیار نہین اوسکا دہیان کسی طرف نہین جاتا اور ہرچند

شرک والونکی عاقبت تو تباہ ہی لیکن شرک کرنے سی انکا

دنیا مین بہی بڑا نقصان ہے کہ دور دور منزلون سے خرچ کر کے

قبرین پوجنی کو جاتے ہین اور ہزارون روپے نذر و نیاز مین اوٹہاتے

ہین تو عاقبت بہی کہوئی اور دنیا بہی انکی وہی مثل ہی کہ دونون

دین سی گئی پانڈے نہ ادہر حلوا نہ اودہر مانڈے قال اللہ تعالے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اللہ تعالی فرماتا ہی لوگو مانگو مجھسی مین

قبول کرون گا یعنے مجکو مثل بادشاہ کے پایا اور حاکمون کے نہ سمجھنا

پارہ ۲۴ سورہ مومن [illegible] نصف سی کم [illegible]

کہ جو سلطنت اور سرداری کی غرور سی کسی غریب کی بات نہین سنتی

ہین باوجودیکہ ہین مالک ہون سارے جہان کا لیکن میری صفت

کریم اور رحیم ہی ہین ہر ایک اعلی و ادنی کی بات سنتا ہون تمکو جو حاجت

ہوا کری مجہسی کہا کرو مین اپنی کرم سی تمہاری دعا قبول کرونگا فائدہ

یار و خیال تو کرو کہ اللہ تو لوگون کو مہربانی سی اپنی طرف بلاتا ہی

اور یہ نادان لوگ کدہر بہکی جاتی ہین مثل ہے کہ ایک شخص کا

ہیسہ روز روشن مین بیچ میدان کی گر پڑی اور وہ شخص چراغ

جلا کر تلاش کرنے لگی تو لوگ اوسکو کہین گا کہ بڑا احمق ہے کہ ہوتے

سورج کی روشنی کی چراغ کو لئے پہرتا ہی اسی طرح وی لوگ

احمق ہین کہ ہوتے اللہ ہی کی دانا کا اورونسی حاجتین مانگتے ہین

اور اندہے کی طرح ہر ایک طرف بہٹکتے پہرتے ہین اللہ ایسا

کریم ہے کہ تم آگی کچھہ نہ تہے تمکو پیدا کیا اور اگر سور اور کتا

کر دیتا تو تم کیا کرتے اپنے کرم سے تمکو آدمی بنا دیا پہر بدون

کہے تمہارے روح دل ہاتہہ پیر انکہہ ناک کان تمکو دیئے

ایک آنکہہ وہ نعمت ہے اگر لاکہہ روپے کوئی تمکو دیوے اور آنکہہ

تمسے مانگے تو تمسے کبہی نہ دی جاوے بہلا سوچو تو کہ جسنے بدون مانگے

یہ نعمتین دین کیا اب مانگنے سے نہ دیگا جو تم ادہر ادہر

ایمان بہٹکاتے پہرتے ہو آدمی کو بوجہہ چاہیے کہ اللہ سے کون مطلب

نہین ہو سکتا ہے جو دوسرا اور کار ہوگمیان تو جب تمکو قران
شریف سے صاف معلوم ہوا کہ سوای اللہ کے کوی مالک نہین
اور نہ کسی پیغمبر کو اوسنے اپنے طرفسے مختار کردیا ہی اگر قران پر
ایمان لائی ہو اور خدا کو منہہ دیکہانا ہے تو اوسکی حکم پر چلو اور اوسکی
سوا کسی سے حاجتین نہ مانگو جب تلک نہین معلوم تہا لاچار تہے
اب تمپر فرض ہے کہ شرک سے توبہ کرو خدا کے واسطے ضد نکرو اپنی دلمین
سوچو کہ شرک چہوڑنا سی تمہارا کیا نقصان ہے اگر پیرون کے چہوٹنے کا غم ہے
تو اللہ سا مالک تمکو ملتا ہے جس سے تمہارے پیر بہی اپنی حاجتین مانگا کرتے
ہین اور اگر بغیر خرچ کئے تمسی نہین رہا جاتا ہی تو جسقدر مال تم پیغمبر کی

منت مین اوٹھاتے ہیں سو اب اللہ کی نذر کرکا اوٹھاو پہلا جب
مل گیا اللہ پھر کب ہے دوسری کی پروا مثل مشہور ہے کہ جسکا اللہ
یار ہی اوسکا بیڑا پار ہے فصل تیسری مین اون چیزون کا
بیان ہی کہ جو اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے خاص کرلین ہین اور
دوسریکو کرنا ہرگز درست نہین ہی یاد رکھو کہ اللہ تعالی نے
اپنی تعظیم کے واسطے کئی چیزین خاص کرلین ہین کہ وی دوسریکو
کرنا درست نہین جیسا دنیا مین بادشاہون نے تخت پر بیٹھنا
اپنی واسطی مخصوص کرلیا ہے کہ دوسرا اگرچہ وزیر ہو مگر اوسپر
بیٹھ نہین سکتا اول اون مین سی سجدہ ہی قال اللہ تعالے

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی خلقهن ان کنتم
ایاه تعبدون حق تعالی فرماتا ہی کہ سجدہ نکرو سورج اور چاند کو
اللہ ہی کو سجدہ کرو جسنے اونکو پیدا کیا ہی اگر تم اوسکی بندگی
کرتے ہو **فائدہ** یعنے سجدہ کرنے کا لایق وہی ہے جسکو پیدا کرنے کی
قدرت ہو اور جو خود اپنی پیدا ہونے مین دوسری کا محتاج ہے
اوسکو سجدہ نچاہیے اس آیت سی معلوم ہوا کہ اولیا کی قبرون کو
اور تعزیہ کو سجدہ حرام ہی بعضی ناواقف کہتی ہین کہ فرشتون نے
حضرت آدم کو سجدہ کیا تہا اور حضرت یعقوب نے یوسف کو
پس اسیطرح ہم ہی بزرگون کو کرتے ہین اوسکا جواب یہ ہی کہ سجدہ

کرنا آگی درست تہا لیکن ہماری پیغمبر کے دین میں منع ہو گیا ہے

جیسے حضرت آدم کے وقت میں سگی بہن سے نکاح کرنا درست تہا

اور اب حرام ہے دوسری روزہ رکہنا بہی سوای اللہ کے

دوسرے کا نہ چاہئے نادان لوگ حضرت علی کا روزہ رکہتے ہیں

بعضے تمام دن کا بعضے ہندوں کی طرح سوا پہر کا روزہ رکہنا بندگی ہے

اور بندگی اللہ کے سوا کسی کی نہیں درست ہے اللہ کا روزہ رکہنا اور

اوسکا ثواب حضرت علی کی روح کو بخشنا درست ہے تیسری

جانور کا ذبح کرنا یہ بہی اللہ کے واسطے خاص ہے قال النبی علیہ السلام

لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لعنت کری اللہ اوسپر جو ذبح کرتا ہے جانور کسی اَور کے واسطے

اللہ کے سوا **فائدہ** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سید احمد کبیر کی گای

اَور عبد القادر جیلانی کا بکرا کہتا اَور اونکا نام رکہکر ذبح کرنا درست

نہین لیکن جانور کا ذبح کرنا کہانا اَور بیچنے کے واسطے درست ہے

کیونکہ اسمین کچہہ شرک اَور منت نہین ہے صرف گوشت سے غرض ہے،

اَور جو جانور کہ پیرون اَور بتون کے واسطے ذبح ہوا اوسکا گوشت

کہانا بموجب اس آیت کے درست نہین قال اللہ تعالیٰ

حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ

حق تعالی فرماتا ہی کہ حرام ہی تمپر مردہ اَور خون اَور گوشت

سور کا اَور وہ چیز حرام ہی کہ جسپر نام پکارا گیا کسی اَور کا اللہ کے

سوا **فائدہ** اَور نام پکارنا دو قسم ہے ایک تو ذبح کرنے سی پہلے

نام رکھہ دینا کہ یہ بکرا عبد القادر جیلانی کا ہے یا شیخ سدّو کا

یا بھوانی کا بھوگ ہے **دوسرے** ذبح کرنے کے وقت نام لینا

سو ابکی لوگ ذبح کے وقت بموجب عادت کی اللہ اکبر کہتے ہین

مگر ذبح سی پہلی اللہ کے سوا کسی اَور کا نام مشہور کرتے ہین

اَور جب پہلے سے نیت بگڑی تو اب اللہ اکبر کے کہی سے کیا ہوتا ہے

ہر چند بعضے کٹھ ملّا بے علمی کے سبب سے اسمین تکرار کرتے ہین لیکن

صحیح مذہب بہت عالمون کا یہی ہی کہ اس گوشت کا کھانا

ہرگز درست نہین اور رسید ہی بات تو یہ ہی کہ جس خبر مین شبہہ بڑا

اوسکا کہانا کیا ضرور جو ہے نذر نیاز کا ماننا یہ بہی اللہ کی واسطے

خاص ہے یعنے یون کہنا الٰہی اگر اپنے کرم سی تو اس بیمار کو اچہا کردے

تو مین دس فقیرون کو کہانا کہلاؤن یا دو روزے رکہون

اسکا نام نذر ہی آمد جب قرآن سے ثابت ہو چکا کہ سواے

اللہ کے کسی کو حاجت براریکی قدرت نہین تو پیغمبرونکی نذر کرنا

اور منت ماننا محض بیفائدہ ہی مسلمان کو لازم ہی کہ جب اوسکو

کچہہ حاجت ہو تو اللہ کی نذر ماننے اور نذر کرنا کچہہ صرف کہانے پر

موقوف نہین بلکہ سب نیک کامون مین نذر درست ہے جیسے روزے

35

رکہنا نماز نفل پڑہنا کنوان کہودانا مسجد بنوانا اسمین مانیکی لوگ

بیعلمی کے سبب فاتحی کو نذر نیاز کہتے ہین یہ لفظ اللہ ہی کو خاص ہے

اللہ کی لفظ کو دوسری جگہہ بولنا ادب سے بعید ہے فاتحہ کہنے مین کیا

قباحت ہے جو اوسکو نذر نیاز کہتے ہین فصل چوتہی بین رسومات

شرک کا ذکر ہے رسمین شرک کی جو ہندوستان مین

رایج ہین بیحد و حساب ہین سب کا انکا بیان کرنا مشکل اسواسطے

چند رسمون کا اس مقام مین مذکور ہوتا ہے اوسی پر اورونکو

بہی قیاس کر لینا سی معلوم ہوا کہ سب رسمین ہندوستانی مین

دو قسم ہین بعضے تو وہ ہین کہ اونکا کرنا کسی طرح درست

ہیں اور بعضے وے ہیں کہ ایک طرح درست اور دوسری
طرح درست نہیں قسم پہلی جیسے نجومی اور برہمن سے شادی اور
بیاہ کی تاریخ پوچھنا یا سفر کے واسطے یا حویلی بنانے کے وقت
نیک بد ساعت کا دریافت کرنا یہ ہرگز درست نہیں کہ
صاف شرک ہے کیونکہ پہلی معلوم ہو چکا ہے کہ غیب کی بات پیغمبر
خدا کو بھی معلوم نہ تھی دوسرے کیا حقیقت ہے قال النبی علیہ السلام
مَنْ اَتٰی کَاہِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِیَٔ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
فرمایا پیغمبر خدا نے کہ جو غیب کی بات بتانے والی کے پاس گیا پھر اوس کی بات کو
سچا جانا سو وہ بے نصیب ہوا قرآن سے یعنی قرآن شریف میں تو

یہ حکم ہی کہ غیب کی بات سوای اللہ کے کسی کو نہین معلوم اور جب کسی نے
نجومی یا برہمن سے نیک بد ساعت پوچھی تو گویا قران کا منکر ہوا اور جو قرانسے
منکر ہوا اوسکا سوای دوزخ کی کہان ٹھکانا برہمن دس باتین اپنی
طرف سے بنا کے بتلا دیتے ہین اوسمین کبھی کوئی موافق پڑ جاتی ہے نادان
سمجھتے ہین کہ انکی سب باتین سچ ہونگی یہ نہین خیال کرتا کہ اگر یہ لوگ
سچے ہوتے تو اپنی بہتری کی پہلے فکر کرتے بہٹی دہوتی باندھے کیون
ہوتے اور در دروازی مارے مارے پہرتے اور اسیطرح ویسے منتر
پڑہنا حرام ہے کہ جسمین ہنومان اور لونا چماری کی دہائی ہو اور اسیطرح
بعضے مناقب کہ جسمین شرک کا مضمون ہو جیسے یہ بیت ہے بیت علی جو جا ہین

تو مقصد کو سر براہ کرین گدا کو چاہین تو ایک پل مین بادشاہ کرین

جاہل لوگون نے شعر کہنا سیکہہ لیا ہی جو جیمین آیا سو بکنی لگی اونکو

درست نادرست سے کیا خبر اسی طرح نبی بخش سالار بخش عبد النبی بندہ علی

بندہ حسن نام رکہنا ہی بدہے ایسے نام شرع مین نہین درست کیونکہ

قرآن شریف کی آیتون سے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ سوای خدا کی کسی

پیغمبر کو بخشنے کی قدرت نہین کیا لوگ جاہل ہو گئے ہین کہ اللہ کی

بندی ہوکر بندون کی بندے ہوتے ہین عبد اللہ عبد الرحمن مین کیا قباحت

پائی ہی جو عبد النبی اور بندہ علی نام رکہتے ہین فی الحقیقت نادان کی

محبت بہی نہین اچہی کہ وہ مرضی نامرضی موقع بے موقع ہرگز نہین سمجہتا

ہر چند معنے کے لحاظ ناموں مین کم رہتی ہے لیکن ایسے نام جسمین شرک

نکلتا ہو اونکا رکھنا کیا ضرور آور اسیطرح سر پر شاہ مدار کی چوٹی رکھنا

آور نیزی کہڑے کر نامنت کرکے قبرون پر چادرین چڑہانا چراغون کا

جلانا پیرونکی واسطے جانورون کا ذبح کرنا امام ضامن کا پیسا

بازو پر باندہنا چوراہے مین صدقی کا رکھنا تین کوڑیکی پیر نصیر الدین کی

شیرینی ماننا چیچک کے بیماریمین مالن کو بلوانا گوشت کا نہ پکوانا یہ سب

رسمین شرک کی ہین کسی طرح نہین درست قسم دوسری جیسے

حاضری حضرت عباس کی صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا

کی گیارہوین عبدالقادر جیلانی کی مالیدہ شاہ مدار کا سہ منی بوعلی

قلندر کی تو شاہ عبد الحق کا کرنا اس نیت سے کہ یا حضرت تم

ہمارا فلانا یہ کام کردو تو حرام ہے اور نہایت بد ہے اور صاف شرک ہے

چنانچہ اوسکا حال خوب بیان ہو چکا ہے اور اگر منت نہیں ہے صرف

اونکی روح کو ثواب پہنچانا منظور ہے تو درست ہے اس نیت سے ہرگز منع نہیں

لیکن کھانے کا خاص کرنا اس طور پر کہ فاتحہ حضرت عباس کا تری حلوے پر ہے

اسکی سوا کسی دوسرے کھانے پر نکرنا یہ محض نادانی ہے اور اسطرح تاریخ کی

قید کہ فلانے بزرگ کا فاتحہ جس روز ہوتا ہے اوسی روز ہو دوسری

تاریخ نہیں درست یہ بات بھی محض بے اصل ہے بلکہ جس بزرگ کا

فاتحہ جس روز چاہے کسی کھانے پر کر دی کھانا اور تاریخ کی تخصیص

38

ہندوستانیوں نے نکالی ہی شریعت محمدی میں اسکی کہیں اصل نہیں
اور بہتر طریق فاتحہ کا شرع کے موافق یوں کہ کہانا پکوا کر محتاج غریبوں
کو تقسیم کر دے اور یوں کہے کہ الٰہی یہ کہانا تیری نذر ہی اسکا ثواب
میری طرف سے پیغمبر کی روح کو یا عبد القادر جیلانی کی روح کو یا میرے
باپ دادے کی روح کو تو اپنے کرم سے پہنچا دے کہانے کا ثواب کچہہ
درود اور الحمد کے پڑہنے پر موقوف نہیں کہانے کا ثواب جدا اور پڑہنے کا
ثواب جدا لیکن ہندوں کی طرح لیپنا اور پوتنا اور کہانے کے ساتہہ پانی کا
رکہنا نہایت بد ہے بعضے احمق کہانے کے ساتہہ حقہ اور افیون بہی رکہہ دیتے
ہیں کہ مردے کی روح کچہہ کہاتی پیتی ہی ہی استغفر اللہ جاہلوں نے ہر بات میں

ایسی وایی رسمین نکالی ہین کہ اسلام کی رونق بالکل جاتی رہی دیندار

مسلمان کو لازم ہی کہ ہر ایک رسم اور عادت مین پیغمبر خدا کا حکم

تلاش کری کہ حضرت نے اسمین کیا فرمایا ہے اور اپنی عقل ناقص کو دخل

نہ دی اگر صرف ہماری عقل کفایت کرتی تو حق تعالی پیغمبر کو حلال وحرام

بتلانے کے واسطے کیون بہیجتا **فصل پانچوین** شرک کی برائی

اور شرک کرنے کی سزا کا بیان ہے قال اللہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ

اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ

بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰی اِثْمًا عَظِیْمًا حق تعالی فرماتا ہی کہ اللہ نہین بخشتا ہے

اس گناہ کو کہ اوسکا شریک پکڑی اور بخشتا ہی اسکی نیچے

[illegible]

جسکو چاہی اور جسنے شریک ٹہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندہا

فائدہ فی الحقیقت اسی زیادہ کون گناہ ہے کہ جیسے خدا سی مراد

مانگے ویسے اوسکی بندون سی تو گویا مالک اور غلام کو برابر کر دیا

اور کاروبار مین شریک جانا اس آیت سی معلوم ہوا کہ مسلمانکو

شرک سی توبہ کرنا سب چیزون پر مقدم ہی کیونکہ اور گناہ اگرچہ کبیرہ

ہون لیکن اونمین بخشش کی امید ہے اور شرک وہ بلا ہی کہ جسکو

حق تعالی ہرگز نہ بخشیگا خدا کی پناہ جسکو خدا نہ بخشا اوسکا سوائے

دوزخ کے کہان ٹہکانا قال النبی علیہ السلام لا تشرک باللہ

وان قتلت و حرقت فرمایا پیغمبر خدا نے شرک نکر اللہ کے ساتھہ

[illegible]

اگرچہ کوئی تجکو قتل کری اور جلاوی فائدہ حضرت نے یہ اسواسطی فرمایا

کہ اگر ایمان باقی رہا تو قتل اور جلانی کی مصیبت تو گھڑی بہر ہی پہر تو

گہر بہشت ہے اور اگر معاذ اللہ اوسنے شرک کیا تو خدا کا غضب مین گرفتار

ہوا اور مشرک اگرچہ دنیا مین تمام عمر خوش رہی لیکن آخر اوسکا ٹہکانا

دوزخ ہی اس گنہکار نے جب شرک کی برائی قرآن اور حدیث مین اسطرح پائی

اور نا واقف مسلمانون کو اسمین پہنسا دیکہا واللہ کہ دلکو بہت رنج ہوا

اور نہایت افسوس آیا بس صرف اسواسطی اس رسالہ ہندی زبان مین

آسان اور سیدہ کرکے لکہا اور جلد سمجہنے کہ یہ آیت اور حدیث کا ترجمہ

موافق محاورہ ہندی کے کیا کہ سب بیچارے نا واقفون کو فائدہ ہو اسمین

40

کچھہ اظہار قابلیت منظور نہین صاحبان علم سے امید ہی کہ ہندی

زبان پر عیب نہ لگاوین اصلی غرض کو دریافت کرین خاتمہ اسمین تین

فائدے ہین فائدہ پہلا جو شبہے اور سوالات کہ اس زمانی مین لوگ

لوگ مقدمہ شرک مین مذکور کرتے ہین اونکا جواب اس رسالہ مین مفصل

بیان ہو چکا اگر مرد عاقل ہے اونکو خوب سمجھہ لیگا تو اور سوالات کے

بھی جواب دے سکیگا لیکن اس مقام مین دو قاعدے اور بھی

یاد رکھنا ضرور ہی قاعدہ پہلا یہ کہ جب تک حدیث محدثون کی

کی کسی کتاب مین ہے تب تک اوسکا ماننا بیجا ہے بہت

حدیثین واہی تباہی مشائخ متاخرین کی کتابون مین لکھی ہین اور

علماء محدثین کے نزدیک اوسکا کچھہ اعتبار نہین اور اسیطرح جس حدیث کا
مطلب مخالف قرآن شریف کے ہو اوسکو بہی غلط جاننا چاہیے مگر حدیثین
علاوہ قرآن کی بہت ہین لیکن جو حدیث کہ موافق مطلب شرع کے
ہو اوسکو ماننا چاہیے جیسے اسپر ایک مثال کہی جاتی ہے
مثلاً ہمکو قرآن شریف سے معلوم ہے کہ پیغمبر کو خود اپنی جان کے نفع ضرر کا
کچھہ اختیار نہین اگر اب کوئی حدیث نقل کری اس مضمون کی کہ پیغمبر کو
سب چیز کا اختیار ہے جو چاہین سو کرین تو اوسکو ہم ہرگز نہ مانینگے
کیونکہ پیغمبر خدا کا خلاف قرآن کے فرمانا ممکن نہین قاعدہ دوسرا
یہہ کہ مسلمان کو لازم ہی کہ اعتقاد کو موافق قرآن اور حدیث کے

درست کری اور قصون اور نقلون کو اعتقاد مین دخل نہ دی سبب

خلقت کا اعتقاد اس سبب سے بگڑ گیا ہے کہ فلانے بزرگ سی یہ ہوا تہا

اور فلانے بزرگ نے یہہ کیا قربان اس مسلمانی پر کہ قرآن شریف کو تو

طاق مین رکہا اور واہی قصون اور کہانیون پر اعتقاد باندہا ۔

اس کلام سے کوئی اولیا کی کرامات کا انکار نہ سمجہے کیونکہ یہہ

مقرر ہے کہ حق تعالی کبہی اولیا کے ہاتہہ سی کرامات ظاہر کر دیتا ہے

تا لوگون کو اونکی بزرگی اور تعظیم معلوم ہو لیکن ہر وقت اونکو یہہ اختیار

نہین کہ جس چیز کو جب چاہین سو کر دین پہر جب اونکو اختیار کلی نہو

تو اونسے حاجت مانگنا محض نادانی ہی رہا خدا کی جناب مین

اونسی دعا کری وانا سوا اوسکو کوئی منع نہین کرتا غرض کہ حسب قران

سی ثابت ہوچکا کہ سوای خدا کی کسیکو حاجت برا ریکی قدرت

نہین اب کوئی کچہہ کہا کری اور کتنی ہی باتین بناوی اوسکو ہرگز

نہ سنا چاہیی کیونکہ حق تعالی بڑا کون ہی کہ جسکو ہم یقین لاوین

فائدہ دوسرا جو مسلمان بہائی کہ اس رسالی کو دیکہین اونکی

خدمت مین بعد سلام کی یہ عرض ہی کہ اس زمانی کی مسلمان مرد

اور عورتون کو اس کتاب کا سنانا اور اونکی اگی نرمی سی محبت کر کی

پڑہنا اپنی اوپر ضرور اور واجب جانین اکثر لوگ بیچارے بسبب ناواقفی کی

لاچار ہین اگر اہستہ اہستہ سمجہایا جاویگا تو اللہ سی امید ہی کہ لوگ توحید کو

42

سمجھینگے اور شرک سی توبہ کرینگے مثلا اگر تمہارے روبرو
تمہارا بیٹا یا کوئی دوست ناواقفی سے زہر کہانے لگی تو اوسکو تم ہرگز
نہ کہانے دوگے کیونکہ تمکو یقین ہی کہ اسنے زہر کہایا اور مرا بس؛
اسیطرح شرک کو بہی سمجھو کہ اسکی کرنے سی ایمان مرتا ہی اور نہ
ایسی بد چیز ہے کہ جسکو خدا معاف نہین کرتا ہی تو جیسے تم زہر
کہانے سے اپنی دوستون کو بچاتے ہو ویسے شرک سی بہی بچاؤ
اور جسطرح ہوسکے ان بہولے بہٹکے لوگون کو راہ پر لاؤ خدا چاہتا ہے
کہ اسکا ثواب تمکو تمہارے روزے نماز سے زیادہ ملیگا؛
قال النبی علیہ السلام مَن دَلّ علی خیرٍ فلہ اجرٌ مثلُ فاعلہ

فرمایا پیغمبر خدانی جو بات راہ بتلاویگا کسیکو تو اوسکو کرنیوالی کے برابر ثواب

ملیگا اور اسباتکا خوف کیا جاتا ہی کہ لوگونکی عادت سی بگڑ گئی ہی وی کہاں

مانینگے کیونکہ اس عاجز نے بارہا آزمایا ہی کہ سمجھانیکی بعد اگر سب نہیں سمجھے

تو دس پانچ تو البتہ سمجھے ہیں یہ ممکن نہیں کہ دس کو خوب سا سمجھایا اور ان

میں سی دو چار بھی نہ سمجھیں اس زمانیکی بہت عالم فاضل بھی اس خیال سے

نہیں کہتے ہیں کہ لوگ اپنی ضد سی کہنا نہ مانینگے لیکن یہہ بات

بہتر نہیں اگر عالم فاضل سے بات بد نہ سمجھاوینگے تو جاہل بالکل دین کو

تباہ کر دینگے ہاں یہ البتہ ہے کہ شرک کے منع کر دینے سی بعضی ضدی

لوگ اور اکثر جاہل پیرزادی جنہوں نے ربوڑی کہٹیاں اور جہنڈے

نشانونکو اپنی روزی مقرر کی ہی وی ہرگز نہین خوش ہونی بلکہ اور بہت غصے
سے انگہین نیلی پیلی کرینگے لیکن محمدی مسلمانونکو لازم نہین کہ اِن خیالسے کہ یہی حسب ابنا اللہ راضی چاہیے
یہ لوگ خوش ہوئے تو گیا اور ناخوش ہوئے تو گیا **فائدہ نمبر ا** ہرچند بیان شرک کی نثر مین
مفصل ہو چکا ہے لیکن تہوڑا مطلب نظم مین بہی کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ نظم بہت جلد
یاد ہو جاتی ہی خصوصاً لڑکونکی یاد کروا دینے کے واسطے بہت خوب ہے تا لڑکین سے
خوب صاف عقیدہ ہو رہے اور برائی شرک کی خوب سے دلمین بیٹھہ جاوے **نظم المولفہ**

خدا فرما چکا قرآن کی اندر ۔ میری محتاج ہین پیر و پیغمبر
نہین طاقت سوا میری کسی مین ۔ کہ کام آوی تمہاری بیکسی مین
جو خود محتاج ہووی دوسرے کا ۔ بہلا اوسی مدد کا مانگنا کیا

خدا سی اور بزرگ کونسی ہی کہنا　　یہی ہے ترک یاروں یا دہی کا بچنا

خبر قرآن میں یہ ہی یہ محقق　　نہ بخشی کا خدا مشرک کو مطلق

معاذ اللہ جسی اوسنے نہ بخشا　　مقرر وہ جہنم مین پڑی گا

اگر قرآن کو سچ جانتے ہو　　تو پھر تم منتین کیون مانتی ہو

تمہین یہ طور بد کسنے سکہایا　　محمد نے کہان ہی یہ بتایا

ہی شیطان دشمن اولاد آدم　　سکہاتا ہی وہی راہ جہنم

کسیکو بت پرستی ہی سکہاتا　　کسیکو ہے وہ قبرون پر جہکاتا

غرض اللہ سی ہی دونون کو روکا　　بہلاکر راہ جا خندق مین جہوکا

مسلمانون ذرا سوچو تو دلمین　　پہنسی ہو کسطرح تم آب و گل مین

44

بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو خدا کے ہو تی بندو لنی نمانکو

وہ مالک ہے سب آکے اوسکی لاچار نہین ہی کوئی اوسکی گہر کا مختار

وہ کیا ہی جو نہین ہوتا خدا سے جسے تم مانگتی ہو اولیا سے

یہان شرک سن کہتے ہین مرو ک کہ منکر ہین بزرگو نسی بلا شک

ارے لوگو زبان اپنی کو روکو بزرگون سے نہین انکار ہمکو

خدا لعنت کری اوس رو سیہ پر کہ جسکی دلمین ہو بغض ہمبر

جسے ہو بغض آل مصطفے کا خدا اوسکو کری دوزخ کا کندا

جسے اصحاب حضرت سے ہو انکار رہے ہر دم خدا کی اوسپہ پہٹکار

جسے کچہہ بغض ہووے اولیا سی ہمیشہ ابر لعنت اوسپہ برسی

اب اتنا اور بہی سن رکہی حضرت   جو حق بر چلے تا اوسپر ہے لعنت

ہمارا کام سمجہانا ہے یارو   اب اگی چاہو تم مانو نہ مانو

تو اپنی حال مین کچہہ سوچ خرم   زبان اب بند کرو اللہ اعلم

اوس وحده لا شریک کے فضل و کرم سی جسکے عزت اور بزرگی کی مدد سے تمام ہوتے ہین
سب نیک کام اور تصدق اوس رسول مقبول سے کہ جسکے برکت سے بہلے ہوتے ہین انجام
اختتام کو پہنچا اس رسالہ شریف نصیحت المسلمین کا کہ واسطے نابود کرنے ستاخون
شرک کے یک تیغ شمشیر ہے قاطع اور مٹانے تاریکیوں بدعت کے ایک بعث آفتاب ہے لامع اسواسطے